

بے۔ صنفی اعتبار کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔

پہلا باب بعنوان ”گورنمنٹ کالج لاہور کے کتب خانے میں ذاتی ذخیرہ کتب کی روایت“ شامل ہے۔

اس باب کو مزید دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے پہلے حصے میں ۱۹۷۸ء سے ۲۰۲۰ء تک کالج میں آنے والی ذاتی ذخیرہ کتب کے ساتھ ساتھ کالج میں قائم کردہ ”نقوش رسیرچ سینٹر“ میں موجود نادر نوادرات مسودوں اور محمد طفیل کے عطیہ کردہ خطوط کا تذکرہ موجود ہے۔ جبکہ دوسرے حصے میں الطاف فاطمہ اور ان کے عطیہ کردہ ذخیرہ کتب کا تعارف موجود ہے۔

دوسرا باب بعنوان ”الطاف فاطمہ کے ذخیرہ کتب میں افسانوی ادب کا توضیحی اشاریہ“ شامل ہے جس میں تاول، افسانہ اور ڈرامہ کے موضوع پر مشتمل تصانیف کو حروفِ تہجی کے اعتبار سے شامل کیا گیا ہے۔

تیسرا باب بعنوان ”الطاف فاطمہ کے ذخیرہ کتب میں غیر افسانوی کتب کا توضیحی اشاریہ“ ہے۔ جس میں تجدید و تحقیق، آپ بیتی، خاکہ نگاری، سوانح عمری، سفرنامہ، خطوط اور دیگر متفرق کتب شامل ہیں۔

چوتھا باب بعنوان ”الطاف فاطمہ کے ذخیرہ کتب میں شعری مجموعوں کا توضیحی اشاریہ“ شامل ہے۔ ان ابواب میں چند کتب پنجابی زبان پر مشتمل ہے جن کو تعداد ہی کی کمی کے باعث الگ باب میں شامل نہیں کیا گیا۔

پانچواں باب بعنوان ”الطاف فاطمہ کے ذخیرہ کتب میں انگریزی کتب کا توضیحی اشاریہ“ شامل ہے اس باب میں موجود افسانوی اور غیر افسانوی کتب کے ساتھ ساتھ شاعری کی کتب کو حروفِ تہجی کے اعتبار سے شامل کیا گیا ہے اور آخر میں ”الطاف فاطمہ کے ذخیرہ کتب کے کیٹلائگ نمبر به اعتبار حروفِ تہجی“ کے عنوان سے کیٹلائگ کی تفصیل موجود ہے۔

یہ تمام کام گو کہ بہت وقت طلب نہیں تھا لیکن میں اپنی نا تجربہ کاری اور والد صاحب محمد اشرف ناز کی علامت کے باعث بروقت نہیں کر سکی۔ مشکل کے ساتھ آسانی مہیا کرنے والی ذات باری تعالیٰ کی شکر گزار ہوں کے انہوں نے اس نے مشکل وقت میں بھی مجھے تھا نہ چھوڑا اور ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی کی بھی بے حد منون ہوں کہ انہوں نے اس کام کو کرنے کے لیے میرا حوصلہ بڑھایا اور مجھ کم علم کو نظر انداز نہ کیا اور اپنی تمام ترمصوفیت کے باوجود میری سر پرستی کی۔ ڈاکٹر محمد سعید گو کے میرے مقالے کے نگران نہیں ہیں لیکن روایت کے باب میں نقوش سے متعلق